خراجِ عقیدت اُم المومنین حضرت خدیجہ کبریٰ سلام اللہ علیہا

سید حسن اختر سابقؔ   آسٹن ٹکساس

خیال دل میں یہ میرے آیا نبی سے گر نہ خدیجہ ملتیں
وہ پاک جوڑی کہاں سے بنتی نبی سے گر نہ خدیجہ ملتیں

نبی کا گلستان سونا رہتا نہ ہوتے غنچے نہ پھول کھلتے
بہارِ امامت کہاں سے آتی نبی سے گر نہ خدیجہ ملتیں

آنکھ کی ٹھنڈک چین دل کی نبی کو راحت ملی انھیں سے
سہارہ اُن کو کون دیتا نبی سے گر نہ خدیجہ ملتیں

نبی کی زوجہ تنہا وہی تھیں دارِ فنا میں جب تک رہیں تھیں
تھکے گھر آتے تو کس کو پاتے نبی سے گر نہ خدیجہ ملتیں

جہانوں کی ملکہ بیٹی نبی کی محمدؐ کی لختِ جگر بھی وہی تھیں
تو رحمِ مادر میں کس کے وہ آتیں نبی سے گر نہ خدیجہ ملتیں

کوثر کے وارث بھلا کون ہوتے آلِ نبی گر جہاں میں نہ آتے
تو بارِ امامت کے ضامن نہ ہوتے نبی سے گر نہ خدیجہ ملتیں

پھر کون دینِ خدا کو سجاتا اور خونِ جگر کو اپنے بہاتا
اور اسلام کا بیڑا پار لگاتا نبی سے گر نہ خدیجہ ملتیں

ظلم وستم نبی پہ ہوے اور جانوں کے سب کی لالے پڑے
کون اپنی دولت سے دین بچاتا نبی سے گر نہ خدیجہ ملتیں

ایمان بیشک ثابت تھا اُس کا پڑھا تھا جس نے عقد نبی کا
سندؐ یہ اُس کو کہاں سے ملتی نبی سے گر نہ خدیجہ ملتیں

مدحِ خدیجہ میں دل کو جو پایا تو سر اپنا شکرِ خدا میں جھکایا
سابقؔ یہ ممکن کبھی بھی نہ ہوتا نبی سے گر نہ خدیجہ ملتیں